❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7 منٹ

غَضِّ بَصَر

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ O اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ O وَقُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِہِنَّ وَیَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَہُنَّ O

(النور:31-32)

مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات اُن کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ، جو وہ کرتے ہیں، اُس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔

غَضِّ بصر کی عادت زیبا ہے مرد و زن کو
اچھی بُری نظر کا ہوگا حساب لازم

معزز سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ غَضِّ بَصَر

خدا تعالیٰ نے انسان کو تخلیق کیا اور وہ اِس کی تمام کمزوریوں سے باخبر ہے اس لئے اُس نے مرد اور عورت کی خامیوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے غَضِّ بَصَر کا حکم دیا ہے۔

علامہ طبری کہتے ہیں کہ غَضِّ بَصَر سے مراد اپنی نظر کو ہر اُس چیز سے روکنا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے۔

(تفسیر الطبری جلد 18 صفحہ 116)

اسلام ایک مکمل ضابطہ اخلاق اور دینِ فطرت ہے جس کا ہر قانون نہ صرف کردار کی تشکیل کرتا ہے بلکہ فرد کی زندگی کو تحفظ اور روح و قلب کو سکون بھی فراہم کرتا ہے۔ قدرت کے تمام احکامات کے پیچھے حکمت کارفرما ہے اِسی میں دراصل انسان کی بھلائی پوشیدہ ہے۔ غَضِّ بَصَر اور پردہ کا حکم بھی حکمتوں سے بھرپور ہے۔ پردہ کا حکم دراصل مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول پر پابندی ہے اور اِس کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والی اخلاقی کمزوری کو روکنا ہے۔ اسلام نے ہر اُس ناجائز طریق کا سدِباب کیا ہے جس میں عورت غیر مرد کے لیے کشش کا باعث بنے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اپنی نظریں نیچے رکھنے کا حکم دے کر بہت سی باطنی بیماریوں سے محفوظ رہنے کا نسخہ عطا فرمایا ہے۔

ہمارے پیارے رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تفصیل کے ساتھ وہ آداب اور احکام سکھائے ہیں جو ہمارے نفس میں پاکیزگی پیدا کرتے اور ہمیں گناہ سے بچاتے ہیں۔ غضِ بصر کے بارہ میں بھی آپؐ نے اُمت کو بہت سی نصائح فرمائی ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے۔ آگ اُس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور آگ اُس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے۔ پھر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آگ اُس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے اور اُس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ عزّوجلّ کی راہ میں پھوڑ دی گئی ہو۔

(سنن دارمی، کتاب الجہاد، باب فی الذی یسھر فی سبیل اللہ حارسا)

دیکھیں غضِ بصر کا کتنا بڑا مقام ہے۔ اسلام کی بہت سی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان سے اُس کے نیک عمل پر اجر کا وعدہ کیا ہے۔ فرمایا۔ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی (اٰل عمران:196) کہ مَیں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ہر گز ضائع نہیں کروں گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ یقیناً غضِّ بَصر کرنے والے اپنے رب کے ہاں اجر پائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں معاشرہ کی اہم فرد عورت کے مقام اور مرتبہ کا ذکر کر کے اُسے محبت کی نظر سے دیکھا وہاں بعض ممکنہ خدشات اور فتنوں کا بھی ذکر کیا جو راہِ راست سے ہٹ جانے کے نتیجہ میں معاشرہ میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اپنی اُمت پر جس سب سے بڑے فتنہ کا ڈر ہے وہ عورتوں کا فتنہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن عورتوں کو جہنم کی آگ سے ڈرایا جو لباس پہنے ہوئے بھی لباس سے عاری ہوں گی اور اپنی طرف مردوں کو مائل کرنے والی اور بہت جلد ان کی طرف مائل ہوں گی۔

(مسلم کتاب اللباس باب النساء الکاسیات العاریات:3971)

سامعین! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانیت پر احسانِ عظیم ہے کہ آپ کو جو پاک اور کامل تعلیم عطا کی گئی آپؐ نے اِس تعلیم پر خود عمل کر کے لوگوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے کامل نمونہ دکھایا۔ روایت ہے کہ ایک دفعہ نابینا صحابی حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے اپنے پاس بیٹھی ازواجِ مطہرات حضرت سلمہؓ اور حضرت میمونہؓ کو پردے کا حکم دیا اس پر حضرت ام سلمہؓ نے تعجب سے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو نابینا ہیں (ان سے پردے کی کیوں حاجت ہے) آپؐ نے فرمایا۔ ”کیا تم بھی نابینا ہو؟ کیا تم انہیں نہیں دیکھ رہیں“

(ترمذی)

یوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے حکم قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ (النور:31) کہ تم مومنوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھوں کو نیچی رکھا کریں، پر عمل کر کے امت کی رہنمائی فرمائی کہ آنکھیں نیچی رکھنے کا حکم صرف مردوں کے لیے نہیں ہے بلکہ مرد و زن دونوں کے لیے ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایک پاکباز، مطہر اور شرم و حیا کے پیکر کی زندگی تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شریعت کی وضاحت کرتے ہوئے بے شمار نازک اور باریک مسائل بیان فرمائے مگر حیا کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹا۔ آپؐ پاکیزگی اور تقویٰ کے انتہائی مقام پر فائز تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اُمّت کے باپ کی جگہ قرار دیا مگر پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیا کا بلند تقاضا یہ رہا کہ عورتوں کی بیعت لیتے وقت کبھی عورت کا ہاتھ نہیں چھوا بلکہ زبانی بیعت لی۔

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ الممتحنہ)

سبحان اللہ! کیسا پیار کرنے والا مربی اعظم انسانیت کو عطا ہوا۔ آپؐ اپنی امت کے لئے شفیق باپ تھے۔ کیسے عظیم تھے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کیسا خوب تھا آپ کا اندازِ تربیت۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں اس مقدس ہستی پر کہ جس سے بڑھ کر انسانیت نے عظیم ہستی نہیں دیکھی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تربیت کے سلسلہ میں قرآنی اسلوب ”فَذَکِّرْ“ (یعنی نصیحت کرتا رہ) کو ہمیشہ یاد رکھتے تھے اور نصائح کا تکرار پسند فرماتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نصیحت کرنے اور بات ذہن نشین کرانے کا ملکہ بہت اعلیٰ درجہ کا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان کی کسی عورت کی خوبصورتی پر نگاہ پڑتی ہے اور وہ غضِّ بَصر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ایسی عبادت کی توفیق دیتا ہے جس کی حلاوت وہ محسوس کرتا ہے۔

(مسند احمد مسند باقی الانصار باب حدیث أبی أمامة الباھلی الصدی بن عجلان)

حضرت جریرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ”اچانک نظر پڑ جانے“ کے بارہ میں دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا ”اِصْرِفْ بَصَرَكَ“ اپنی نگاہ ہٹا لو۔

(ابو داؤد کتاب النکاح باب فی ما یؤمر به من غض البصر)

حضرت عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے بارہ میں چھ باتوں کی مجھے ضمانت دے دو تو مَیں تم کو جنت میں جانے کی ضمانت دیتا ہوں۔ جب تم گفتگو کرو تو سچ بولو، جب تم وعدہ کرو تو پورا کرو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو عند الطلب دے دیا کرو، اپنی فروج کی حفاظت کرو، غضِّ بَصر سے کام لو اور اپنے ہاتھوں کو (ظلم سے) روکے رکھو۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 323 مطبوعہ بیروت)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر کسی حسین پر پہلی نظر پڑ جائے تو تم دوبارہ اس پر ہرگز نظر نہ ڈالو۔ اس سے تمہارے قلب میں ایک نور پیدا ہوگا۔“

(حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 213)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ فضل (بن عباس) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے تو خَثعَم قبیلہ کی ایک عورت آئی۔ فضل اسے دیکھنے لگ پڑے اور وہ فضل کو دیکھنے لگ گئی۔ تو اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل کا چہرہ دوسری طرف موڑ دیا۔

(بخاری کتاب الحج باب وجوب الحج وفضلہ)

حضرت امام غزالیؒ کا قول ہے کہ نظر نیچی رکھنا دل کو بہت زیادہ پاک کرتا ہے اور نیکیوں میں اضافے کا ذریعہ ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے اعمال میں جان اور زندگی پیدا ہو، اِن میں نور جھلکے اور زینت ظاہر ہو تو ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم کے حکم قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (النور:31) کے مطابق اپنی آنکھوں کو نیچی رکھا کریں۔

سامعین! آخری زمانہ میں اسلامی تعلیمات کو از سرِ نو زندہ کرنے کے لئے آنے والے امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی۔

يُقِيْمُ النَّاسَ عَلٰى مِلَّتِيْ وَشَرِيْعَتِيْ

(بحار الانوار جلد 13 صفحہ 17)

یعنی مہدی لوگوں کو میرے دین اور میری شریعت پر قائم کرے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ

فَسَدَ الدِّيْنُ وَلَا يُصْلِحُهٗ اِلَّا الْمَهْدِيْ

(ینابیع المودۃ جز 2 صفحہ 83)

کہ امت پر ایک ایسا دور آئے گا کہ دین میں بگاڑ آجائے گا جسے مہدی کے سوا کوئی اور دور نہ کر سکے گا۔

اِس دورِ آخرین میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اسلامی اخلاق کو پھر سے زندہ کیا۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لئے اُس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقع بھی نہ ملے اور ایسی کوئی بھی تقریب نہ آئے۔ جس سے بد خطرات جنبش کر سکیں۔ اسلامی پردہ کی یہی فلاسفی ہے اور یہی ہدایت شرعی ہے۔“

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ 5)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زنداں نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ جب پردہ ہوگا ٹھوکر سے بچیں گے...بد نتائج کو روکنے کے لئے شارع الاسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقع پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں۔ تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 21-22)

پھر آپؑ فرماتے ہیں۔

”مومنوں کو چاہیے کہ وہ اپنی آنکھوں اور کانوں اور ستر گاہوں کو نامحرموں سے بچاویں...یہ طریقہ اُن کی اندرونی پاکی کا موجب ہوگا۔“

(براہین احمدیہ صفحہ 192-193)

پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ہر ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے۔ بے محابا نظر اُٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدّنی زندگی میں غَضِّ بَصَر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خُلق کے رنگ میں آجائے گی۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ 444)

قلب و دماغ کی پاکیزگی کے لئے ضروری ہے کہ ان تمام راستوں کی حفاظت کی جائے جن سے بدی کے داخل ہونے کا امکان ہے۔ نظریں نیچی رکھنے کی عادت ایک پاکیزہ معاشرے کی ضامن ہے۔ غَضِّ بَصَر ایک ایسی خوبی ہے جس کی وجہ سے ہم بہت سی بُرائیوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس خُلق کو اپنانے والا معاشرے میں محترم اور بلند کردار انسان کہلانے کا حق دار ہو جاتا ہے۔ پس انسانی شخصیت کی تعمیر کرنے اور اس میں حُسنِ اخلاق کے جوہر کی آبیاری کرنے کے لئے اس خلق کو شعار بنانا ضروری ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"ہم نے بہت سے انسان دیکھے ہیں کہ ایک ہی نگاہ میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومنوں سے کہہ دو کہ نگاہیں نیچی رکھیں۔"

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 213)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"غَضِّ بَصَر سے کام لیں۔ یعنی اپنی آنکھ کو اُس چیز کو دیکھنے سے روکے رکھیں جس کا دیکھنا منع ہے۔ یعنی بلاوجہ نامحرم عورتوں کو نہ دیکھیں۔ جب بھی نظر اٹھا کر پھریں گے تو پھر تجسّس میں آنکھیں پیچھا کرتی چلی جاتی ہیں اس لئے قرآن شریف کا حکم ہے کہ نظریں جھکا کے چلو۔ اِسی بیماری سے بچنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نیم وا آنکھوں سے چلو۔ یعنی ادھ کھلی آنکھوں سے، راستوں پر پوری آنکھیں پھاڑ کر نہ چلو... اگر مرد اپنی نظریں نیچی رکھیں گے تو بہت سی بُرائیوں کا تو یہیں خاتمہ ہو جاتا ہے... پھر مومن عورتوں کے لئے حکم ہے کہ غَضِّ بَصَر سے کام لیں اور آنکھیں نیچی رکھا کریں... غَضِّ بَصَر کا حکم مردوں کو تو ہے، ساتھ ہی عورتوں کے لئے بھی ہے کہ تم نے کسی دوسرے مرد کو کبلاوجہ نہیں دیکھنا... بلکہ یہ بھی حکم ہے کہ کسی مجبوری کی وجہ سے کسی مرد سے بات کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو ایسا لہجہ ہونا چاہئے جس میں تھوڑی سی خفگی ہو، تُرشی ہو تا کہ مرد کے دل میں کبھی کوئی بُرا خیال نہ پیدا ہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ جنوری 2004ء)

آج ہم جس روشن خیال دور سے گزر رہے ہیں اس میں شیطان اپنے پورے لشکر، انٹرنیٹ، ٹی وی، موبائل اور سوشل میڈیا کے ساتھ انسانیت کے رستہ میں آن کھڑا ہوا ہے، ایسے میں ہمارا فرض ہے کہ ہم اسلام کی حسین تعلیم کے نمونے اپنائیں اور اپنے اقوال و افعال کو تقویٰ کا لباس پہنائیں۔

یہ مشکل دور ہے بہت نازک زمانہ ہے
زمانے نے تجھے ہر ہر قدم پر آزمانا ہے
کہیں ٹھوکر نہ کھا جانا، کہیں تھک کر نہ گر جانا
سنبھلنا، دوڑنا ہے اور آگے ہی بڑھنا ہے

پیارے دوستو! آخر پر صحابیاتِ رسولؐ کے غَضِّ بَصَر کے متعلق سُن لیں۔ تاریخ کے اوراق کو پلٹا جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہوتی ہے کہ صحابیات نے جذبۂ اطاعت کے ساتھ حضرت محمدؐ کی آواز پر لبیک کہا۔ صحابیات نے غَضِّ بَصَر کے خُلق کو اپنا کر زندگی کے ہر شعبہ میں عظیم الشان قربانیاں کرتے ہوئے اسلام کے پودے کی آبیاری کے لئے اہم کردار ادا کیا۔ شرم و حیا کی پیکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زندگی ہمارے لئے ایک بہترین مثال ہے۔ حضرت عائشہؓ نے دینِ اسلام میں وہ مقام حاصل کیا کہ آپ کے بارے میں آنحضورؐ نے فرمایا کہ آدھا دین حضرت عائشہؓ سے سیکھو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ عورتوں میں سب سے زیادہ احادیث آپ سے مروی ہیں اور جہاں تک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایات کا تعلق ہے وہ تقریباً آدھے دین کے علم پر حاوی ہیں۔ آپؓ نے اپنی ساری زندگی دین کا علم سیکھنے اور سکھانے میں گزاری۔ علم کے محتاجوں کے لئے آپؓ کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا۔ بہت سے مسلمان دینی مسائل کے بارہ میں

پوچھنے کے لئے آپ کے پاس حاضر ہوتے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پردہ کی پابندی کے ساتھ سب سوال کرنے والوں کے سوالوں کے تسلی بخش جواب دیا کرتی تھیں۔ بعض اوقات آپؓ نے علومِ دین کے تعلق میں اجتماعات کو بھی خطاب فرمایا۔ حضرت عائشہؓ نے اس تمام عرصہ میں حیا کا پہلو نہ چھوڑا اور حیا اور پردے کی ایک زبردست مثال قائم کی۔ آپؓ کا پاک وجود تمام مسلمان خواتین کے لیے ایک نمونہ ہے۔

باعثِ فخر حضرت خولہ رضی اللہ عنہا اسلام کی ایک عظیم مجاہدہ تھیں۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے شرم وحیا کی صفت سے حصہ پاتے ہوئے میدانِ جنگ میں بہادری کے جوہر دکھائے جو ہمارے لئے ایک نمونہ ہے۔ تاریخ ایسی مومن عورتوں کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ شرم وحیا اور پاکدامنی جن کی شان اور پہچان تھی۔

صحابیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم خدمت خلق کے کاموں میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ لیتیں، کہیں وہ شہداء کی لاشوں کو اٹھاتی ہوئی دکھائی دیتیں تو کہیں زخمیوں کو مرہم پٹی کرتی ہوئی، کہیں مجروح سپاہیوں کو پانی پلاتی تو کہیں شہری آبادی میں گھسنے والے ذلیل دشمن کا سر خیمے کی چوب سے پھاڑ کر اسے واصل جہنم کرتی دکھائی دیتی ہیں۔ صحابیات رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی موقع پر شرم وحیا کے خُلق پر آنچ نہ آنے دی اور سارے کام حیا کے دائرہ میں رہتے ہوئے کئے۔ جنگِ یرموک میں مسلمان عورتیں ہی تھیں جن کے جوشِ جہاد نے مردوں کی پسپائی کو فتح میں بدل دیا۔

حضرت عمرؓ کے دربارِ خلافت میں شفاء بنت عبد اللہ اعلیٰ درجہ کی مشیر تھیں جن کی اصابت رائے کو بعض اوقات مردوں پر مقدم رکھا جاتا تھا۔ حیادار اور باوفا صحابیات نے اپنے عملی کردار سے اس امر کا ثبوت دیا کہ شرم وحیا کا خُلق کسی طور پر بھی عورت کے تعمیری کردار پر اثر انداز نہیں ہوتا بلکہ یکسوئی کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن کرتا ہے۔ یہ ایمان افروز داستانیں ہمیشہ زندہ رہیں گی اور ہمیشہ ہمیش کے لئے عزت اور احترام کے ساتھ پڑھی اور سنی جائیں گی۔ ہمیں ان جری مجاہدات صحابیات کی زندگی کی پیروی کرنی چاہئے جنہوں نے اسلامی احکام کی پیروی کرتے ہوئے زندگی گزاری اور اللہ کے ہاں بلند مقام پایا۔

مل جاتی ہے ان لوگوں کو ایمان کی دولت
ہر لحہ بسر کرتے ہیں جو صدق و صفا سے

یہ ایمان افروز نمونے ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں اور ہمیں دعوتِ عمل دے رہے ہیں کہ ان پاک نمونوں کو اپنی زندگیوں میں جاری وساری کریں۔

خدا کرے کہ ہمیں اُن نیک اعمال کی توفیق ملے جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھے تا کہ ہم بھی خدا تعالیٰ کی درگاہ میں قبولیت کے لائق ٹھہریں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ آمین ثم آمین

(اِس تقریر کی تیاری میں مکرم حافظ عبد الحمید صاحب کے ایک مضمون سے استفادہ کیا گیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)

✡✡✡✡